رجسٹرڈ اخبار نمبر ۹۶۶

بشارت دی کہ اک بیٹا ہے تیرا
کرونگا دور اس ماہ سے اندھیرا
بشارت کیا ہے اک دل کی غذا دی

جو ہوگا ایک دن محبوب میرا
دھاؤں گا کہ عالم کو پھیرا
فسبحان الذی اخزی الاعادی

پہلا ہفتہ وار اخبار جو ہر جمعہ کو قادیان دارالامان سے شائع ہوتا ہے

فاروق

جلد ۵ | پنجشنبہ مورخہ ۱۸ - مارچ سنہ ۱۹۲۰ء مطابق ۲۶ جمادی الثانی | نمبر ۲

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سلسلہ کی خبریں

حضرت فضل عمر خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ ہنوز لوہرض تبدیل آب و ہوا گورداسپور کی طرف ہیں ؛

حضرت ام المومنین رضی اللہ عنہا کی صحت یابی کے لئے احباب درد دل سے دعا کریں ؛

حضرت نواب صاحب قبلہ واپس تشریف لے آئے ہیں ۱۴- مارچ کو چار بجے عصر کے قریب خوب بارش ہوئی اور اور کچھ ژالہ باری بھی ہوئی جس سے موسم میں پھر خنکی ہو گئی ہے

مدرسہ احمدیہ کا سالانہ امتحان ہونے والا ہے احباب کامیابی طلباء کے لئے دعائیں کریں ؛

تعلیم الاسلام ہائی سکول کا سالانہ امتحان ہو رہا ہے اس کے لئے بھی دعاؤں کی ضرورت ہے ؛

احمدیہ یتیم خانہ - قادیان کے یتیم بچوں کے لئے گندم کے یارچات

بلاد غربیہ میں اشاعت اسلام اور چار تازہ نومسلم

لیکچرز احمدیہ لیکچر ہال میں مسٹر اولاف ابراہیم نے اپنے قبول اسلام کی وجوہات بیان کیں - ۱۵ فروری کو مولوی عبدالرحیم نیر نے حقیقت اسلام پر وعظ کیا - گذشتہ اتوار کو ہائیڈ پارک میں مسٹر محمد سلیمان فیوتہ اور مولوی عبدالرحیم نیر نے محاسن اسلام پر تقریریں کیں - اور انگریز مرد و عورتوں کے مجمع کثیر نے توجہ سے محمد عربی صلعم کے پیغام کو سنا - ان تقریروں کے سلسلہ کو جاری رکھنے کا اعلان کیا گیا -

تیتھولوجی کلاس نومسلموں کو اسلام سکھلانے کے لئے باقاعدہ درس جاری کر دیا گیا ہے ؛

تازہ نومسلم دین حقہ اسلام میں تازہ داخل ہونے والوں کے اسمائے یہ ہیں :-

(۱) سابقہ نام - جے - ایچ - پی خان او سلوین اسلامی نام محمود - شہر ہیگ واقعہ ہالینڈ کے باشندہ اور رومن کیتھولک مذہب رکھتے تھے - اصل نام Johannes Hendrekus Petrus Van Ostreen.

(۲) سابقہ نام - ایلس براؤن - اسلامی نام عزیزہ - کیفیت - ایک نائیجیرین رئیس کے لڑکے ہیں مسیحیت ترک کر کے اسلام لائے ہیں - افریقن یونین کے سکرٹری ہیں ؛

(۳) سابقہ نام - ٹی ہوورڈ T. Howard اسلامی نام سرور کیفیت - جبیکا کے رہنے والے ہیں مسیحیت سے تائب ہوئے ہیں -

خاکسار عبدالرحیم نیر مبلغ بلاد غربیہ و نائب امام مسجد لندن

Digitized by Khilafat Library Rabwah

الم: سابقہ نام - ولفرڈ این ڈیاز - Wilfarid
ہمضط ہ - اسلامی نام محمد - کیفیت
جبیکا کے رہنے والے ہیں - مسیحت سے تایب ہوئے
ہیں - فقط - والسلام - آئی - علی

احمد رسول کی پیشگوئی

قرآن مجید میں

نوشتہ اکمل صاحب

جناب مولانا قاضی امیر حسین صاحب نے ۱۲ مارچ
کے خطبہ جمعہ میں مبشراً برسول یاتی من بعدی اسمہ
احمد کی نسبت چند نکتہ ائے دلآویز بیان فرمائے
ومبشراً میں کیا نکتہ ہے

فرمایا - کہ اگر آنے والا احمد رسول بنی اسحٰق میں سے
نہیں ہونا تھا - بلکہ بنی اسمٰعیل سے جیسا کہ ہمارے
مفسرین کہتے ہیں - تو پھر یہ بات بنی اسرائیل کے لئے
بشارت نہیں ہو سکتی - بلکہ یہ تو ان کے لئے ماتم کا مقام
ہے - کہ نبوت ان کے گھرانے سے جاتی ہے - پس
حضرت عیسیٰ مبشراً اسی صورت میں ہو سکتے ہیں - اور
یہ بشارت جبھی بن سکتی ہے - کہ ایسے رسول کی آمد
کی خبر ہو - جو بنی اسحٰق میں سے آنے والا ہو - اور یہ مسلم
ہے - کہ حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم بنی اسمٰعیل میں
سے تھے - پس یہ پیشگوئی حضرت مرزا صاحب کے بارے
میں ہے - جو احمد نام رکھتے تھے - اور اہل فارس بنی
اسحٰق میں سے ہیں ؛

اسمہ احمد

فرمایا - کہ جب الاسماء جمع ہو - تو اس وقت
نام کے ساتھ صفات بھی مراد لی جا سکتی ہے - جیسا
کہ ولہ الاسماء الحسنیٰ میں خدا تعالیٰ کا ذاتی نام
اللہ - اور صفاتی نام سب شامل ہیں - اور جیسا کہ
نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے اسماء محمد
احمد - حاشر - عاقب بتائے ہیں - یعنی ذاتی نام
بھی اور صفاتی نام بھی -

لیکن جب اسم واحد ہو - تو پھر ذاتی نام
ہی مقصود ہوتا ہے - پس یہاں اس رسول کا
صفاتی نام مذکور نہیں - جو نبی کریم کے لئے یہ
پیشگوئی ہو - بلکہ یہ پیشگوئی اس رسول کے لئے
ہے - جس نے فرمایا -

احمد آخر زماں نام من است
آخرین جامے ہیں جام من است

احمد کی پیشگوئی بائبل میں

یوحنا کی انجیل باب ۱۴ پڑھئے - اس سے آپ کو معلوم
ہوگا - کہ نبی کریم کی پیشگوئی ہے - اور اس رسول
کی جو مسیح کے نام پر آئے گا الگ پیشگوئی ہے - یہ
مسئلہ بڑی صراحت سے بیان کر دیا گیا تھا - مگر لوگوں
نے توجہ نہیں کی ؛

یہ کلام جو تم سنتے ہو میرا نہیں - بلکہ باپ کا
ہے - جس نے مجھے بھیجا ہے - میں نے یہ
باتیں تمہارے ساتھ ہوتے ہوئے تم سے کہیں
لیکن وہ تسلی دینے والا جو روح القدس ہے
جسے باپ میرے نام سے بھیجے گا ؛
وہی تمہیں سب چیزیں سکھائے گا - اور سب
باتیں جو کچھ میں نے تمہیں کہیں میں تمہیں یاد
دلائے گا - .....

اور اب میں نے تمہیں اس کے واقعہ ہونے
سے پیشتر کہا - تاکہ جب وہ وقوع میں آئے
تو تم ایمان لاؤ - بعد اس کے میں تم سے بہت
کلام نہ کروں گا - اس لئے کہ اس جہان
کا سردار آتا ہے اور مجھ میں اس کی
کوئی چیز نہیں ؛

ان فقرات مذکورہ بالا کو غور سے پڑھو - ایک آنے
والا تو وہ ہے - جس کی نسبت مسیح فرماتا ہے - کہ
اسے خدا میرے نام سے بھیجے گا - اب بتاؤ - کہ
کہ حضرت نبی کریم صلعم نے کب اپنے آپ کو مسیح فرمایا
مسیح کبھی نہیں کہا - پس یہ تو حضرت مرزا صاحب ہیں -
جنہوں نے دعویٰ کیا - میں مسیح ہوں اور اگلے مسیح کے
نام پر آیا ہوں - اس کے بعد حضرت عیسیٰ اپنا کلام بند
کرتے ہیں - اور فرماتے ہیں - کہ جہان کا سردار آتا
ہے - یعنی سرور کائنات یہ ہمارے آقا سیدنا محمد رسول
اللہ ہیں - جن کی شان اس قدر اعلیٰ وارفع ہے - کہ
مسیح کہتا ہے - مجھے ان سے کوئی نسبت ہی نہیں -

فلما جاءھم بالبینات

جاء کا فاعل کون ہے ؟ مفسرین نے لکھا ہے - مسیح
یا آنحضرت صلعم مگر مسیح تو پہلے آچکا تھا - ان کی نسبت
ایسا کہنے کی کوئی وجہ نہیں - اور آنحضرت صلعم کا ذکر
یہاں ہے ہی نہیں - پس یہ اسی موعود احمد کا ذکر ہے
۲ - کہا جاتا ہے - کہ لما کا مدخول ماضی ہوتا ہے یہ
صحیح ہے - مگر اس کا مطلب یہ نہیں - کہ وہ اسے ماضی
کے معنوں میں کر دیتا ہے - بلکہ صیغہ ماضی کا ہوتا ہے
اور معنے تو استقبال کے ہی ہوتے ہیں - جیسے بوجہ تحقق
وقوع کے ماضی کے صیغے میں بیان کیا گیا -

وھو یدعی الی الاسلام

یہ مزید ثبوت ہے - اس بات کا کہ احمد رسول سے نبی
کریم مراد نہیں - کیونکہ آپ تو داعی الی الاسلام تھے -
اور مشرک و یہودی آپ کو (نعوذ باللہ) مفتری کہتے تھے
مگر یہ نہیں کہتے تھے - اسلام میں آ - یہ تو موجودہ زمانے
کے مخالف علماء مسلمانان کا طریق ہے - کہ حضرت مرزا
صاحب کو مفتری کہتے ہیں - اور یہ کہ آپ کا دعویٰ نبوت
و رسالت خلاف واب اسلام ہے - پس مسلمان بنو -
اور یہ افتراء نہ کرو -

یریدون لیطفؤا نور اللہ بافواھم

یہ بھی غور طلب ہے - کہ اس احمد رسول کے مخالفین کا
فیصلہ یہ بیان کیا گیا ہے کہ وہ اللہ کے نور کو منہ کی پھونکوں
سے بجھانا چاہتے ہیں - نبی کریم کے وقت تو تلوار چلائی
جاتی تھی - تقریروں اور زبانی اعتراضوں کا زور تو اس زمانہ
میں ہے - پس اسی رسول کی نسبت ہے - جو اس زمانے میں
مبعوث ہوا اور جس کی مخالفت محض منہ کی پھونکوں سے ہوئی ....

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اخبار فاروق

قادیان دارالامان ۱۸ مارچ ۱۹۲۰ء

گائے کی عظمت پر تحقیقی نظر

(نمبر اوّل)

ہندوستان میں گائے کی عظمت۔ محبت اور پرستش گو عرصہ دراز سے ہو رہی ہے۔ اور خاص کر ہندوؤں نے اس کی عظمت۔ محبت و پرستش میں حد سے زیادہ اور یہاں تک غلو کیا ہے۔ کہ اس کے بول و براز تک کو پاک و پوتر و ستو (چیز) سمجھکر موجب نجات یقین کیا ہے۔ لیکن جب سے آریہ سماج یعنی دیانندی پنتھ نے جنم لیا ہے۔ باوجود ہندوؤں میں طرح طرح کی کانٹ چھانٹ کرنے کے وہ گائے کے معاملے میں ہندوؤں جیسے ہیں۔ بلکہ ان سے کسی قدر زیادہ ہی غلو کرنے کے روادار ثابت ہو رہے ہیں۔ گو یہ ممکن ہے۔ کہ مثل ہندوؤں کے شاید گائے کے گوبر اور پیشاب کو نجات کا ذریعہ یا پاک ہونے کا نسخہ نہ سمجھتے ہوں۔ جیسے کہ گائے کی پوجا مثل پتھروں کے بتوں کے کرنے کے وہ بظاہر روادار نہیں ہیں۔ مگر تاہم گائے کی ان کے دل میں ویسی ہی عظمت اور محبت ہے۔ جیسی کہ عام ہندوؤں کے دلوں میں بلکہ بعض صورتوں میں یہ عیاں ہوتا ہے۔ کہ جس قسم کی محبت گائے کی آریوں کے دلوں میں گھر کئے ہوئے ہے۔ اس کی تو ابتک عام ہندوؤں کو ہوا بھی نہیں لگی۔

آریہ سماج کا اچھا کام

یہ سچ ہے۔ کہ عام طور آریہ سماشوں نے پتھر کی مورتیاں کی پوجا کرنے کو برا اور اور نہایت بے ہودہ طریقہ یقین کر لیا۔ اور یہی وجہ ہے کہ جس کی خاطر وہ آئے دن بذریعہ لیکچروں اور سپیچوں کے مورتی کھنڈن بڑے زور و شور سے کرتے ہیں اگرچہ یہ طریقہ ہمارے نزدیک کسی قدر قابل ستائش ہے۔ محض اس لحاظ سے کہ جس بات کا الزام ایک عرصہ پہلے ہندو مسلمانوں پر لگاتے تھے۔ ان کی ذریت ہی اب ان کی اس کرتوت کو قابل شرم اور لایق نفریں ٹھہراتی ہے۔ اور اس میں شک بھی کیا ہے۔ کہ یہ طریقہ ایک طرح سے مسلمانوں کی حمایت کا طریقہ ہے۔ اگرچہ یہ سچ ہے۔ کہ اس میں وہ جھلک نہیں پائی جاتی اور نہ اس نور علیٰ نور ذات پاک پر ایمان لانے اور اس کی خوبیوں کو دل نشیں کرانے کے لئے یہ مورتی کھنڈن ہوتا ہے۔ کہ جس کی طرف توجہ کرنے اور اس کا سچا فرمانبردار بننے سے سچے سکھ حاصل ہوتے ہیں۔ وجہ یہ کہ یہاں مورتی کھنڈن کر کے ایسے ناقابل قدر اور کمزور و رذیل ہستی کا درشن کرنے کی تعلیم دی جاتی ہے۔ کہ جو مہا شکتی اور مہان سامرتھ (یعنی القادر ہونے) سے بالکل تہی دست ہے۔ اور دوسروں کے سہارے پر اپنی پیشتری کو چلا رہا ہے۔ جس پر نظر غور سے ملاحظہ کرنے والا علی الاعلان یہ کہنے کی جرات کر سکتا ہے۔ کہ پتھر کی مورتیوں اور اس قسم کے پرمیشر میں رائی کے دانہ کے برابر فرق نہیں ہے۔ بلکہ بعض صورتوں میں پتھر اس سے فوقیت رکھتے ہیں۔ کیونکہ وہ انسان کے کسی مصرف میں تو آجاتے ہیں۔ مگر ایسا پرمیشر کسی کام کا بھی ثابت نہیں ہوتا۔ خیر بہر کیف ہم اس امر کو قبول کرتے ہیں۔ کہ خواہ کچھ ہو۔ آریہ سماج مورتیوں کا کھنڈن کرنے میں ہماری شاگردی کا دم ضرور بھرتی ہے خواہ گمراہی کی راہ سے ہی سہی۔ اور ہم یہ اس کی بد قسمتی سمجھتے ہیں۔ کہ جو اس نے دیانند۔ سروودیا پک سروشکتی مان۔ اجنما۔ امر۔ انادی۔ اشت۔ انباشی۔ سروانتریامی۔ ست۔ چت۔ آنند سروپ۔ جگدیشور۔ جگت کے اوتپن کرنے والے۔ شبھ گن۔ سامرتھ والے کو ایسا کمزور تسلیم کیا ہے۔ کہ وہ خود سراسر کمزوریوں کا شکار ہے۔ آریہ سماجیوں کے دل میں جو مورتی کھنڈن کا جوش ہے۔ اس کو ہم قابل تعریف سمجھتے ہیں۔ مگر ساتھ ہی اس کے جو گائے کی بیجا محبت ان کے سینوں میں جوش زن ہے۔ اس پر ہم کو سخت سے سخت حیرت ہوتی ہے۔ اور اس بات کو تسلیم کرنے کے لئے مجبور ہونا پڑتا ہے۔ کہ گائے کے معاملہ میں لاریب یہ ہندوؤں سے بھی گئے گذرے ہیں:۔

آریوں میں گاؤ پرستی

ان بھلے مانسوں نے گائے کی محبت کو اس طرح پر ظاہر کرنا شروع کیا ہے۔ کہ جو ان کی شان کے ہرگز ہرگز شایاں نہیں ہے۔ وجہ یہ کہ جب وہ ایک خدا کے آدھین ہونے کو ضروری اور واجب یقین کرتے ہیں اور ایک ہی ہستی کو فایدہ رساں یقین کرتے ہیں۔ تو ان کا فرض ہے۔ کہ وہ خدا کی عطا کردہ گائے گے پوتر دودھ اور دہی۔ مکھن۔ گھی۔ چمڑے وغیرہ سے جس طرح بے شمار فوایدہ اخذ کرتے ہیں۔ اسی طرح اس کے گوشت کو مضر خیال کریں۔ تاکہ دریا دلی ثابت ہو۔ اور بزدلی اور خواہ مخواہ بے جا طرف داری کے کلنک سے اپنے آپ کو بچائیں۔ جس سے یہی ثابت ہو جائے کہ آریوں کے دل واقعی گائے پرستی کے روگ سے پاک صاف ہو گئے ہیں۔ اس میں شک نہیں کہ آریوں کی یہ سخت سے سخت غلطی ہے۔ کہ گائے کی رکشا کی خاطر بھیڑ بکری وغیرہ کے گوشت کو بھی قابل نفرت ٹھہرا دیا ہے۔ اور ان کے یہ عذر و بہانے اہل خرد کے نزدیک سچی بات یہی ہے۔ کہ محض مضحکہ ہیں۔ کہ گائے یا بھیڑ بکری ذبح کرنے سے جیو ہتیہ ہوتی ہے:۔

یہ وہ بات ہے۔ کہ آج کل آریہ سماج کے اپنے اصول کے لحاظ سے ہی اس پر عمل درآمد کرنے سے انسان مشکلات کے پرخار دشت میں قابو آجاتا ہے۔ اور اس کی حالت ایسی ناقص ہو سکتی ہے کہ کہ یقینی طور پر یہ کہا جا سکتا ہے۔ کہ وہ ایک قدم بھی نہیں چل سکتا۔ وجہ یہ کہ انسانی ہستی اس قسم

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کی واقع ہوئی ہے۔ کہ اس کو بہت سی ضرورتیں لاحق ہیں۔ مثلاً بھوک لگتی ہے۔ پیاس لگتی ہے۔ کپڑے پہننے کی ضرورت ہے۔ سانس لینے کی ضرورت ہے چلنے پھرنے کی ضرورت ہے۔ آگ جلانے روٹی پکانے کی ضرورت ہے۔ لگنے سونے کی بھی حاجت ہے۔ مگر ان سب کاموں کی انجام دہی میں جیو ہتیہ لازم آتی ہے۔ اب اگر ایک شخص جیو ہتیہ سے بچنا چاہے۔ تو لامحالہ اس کو ان تمام امور سے احتراز کرنا ضروری اور واجبی ہوگا۔ اور جب وہ احتراز کرنے کی طرف مائل ہوگا۔ تو پھر اس کی خیر نہیں ہے۔ اور جب اس کی خیر نہ ہوئی تب بھی مشکل ہی مشکل درپیش ہے۔ کیونکہ اگر اس ویدک تعلیم پر عمل درآمد کرنے سے اس کا ٹکا سادم نکل گیا۔ تو اگنی کے بھینٹ کرنے سے ہزاروں جانوں کا ناش ہوگا۔ بہرکیف کسی صورت پر نظر کرو ویدک تعلیم نے ایسے وقت میں جنم لیا ہے۔ کہ اگر اس کو حماقت کا وقت نہ کہا جائے۔ تو کم سے کم انسانی ہستی کے لئے کم بختی اور تباہی کے خطرناک کنڈ میں غلطان و پیچان کرنے والا سامان تو ضرور تسلیم کرنا پڑے گا۔

بھیڑ بکری اور گائے

گائے کی محبت کی خاطر بکری اور بھیڑ کا نام لینا یا دوسرے جانداروں کے گوشتوں بلکہ کل جانوروں کے گوشتوں کو ناقابل استعمال بیان کرنا اور اس پر زور دینا اس قسم کی چالاکی ہے۔ کہ سوائے آریوں کے کسی ہندو کو یہ چالاکی اب تک نہیں سوجھی۔ انہوں نے یہ سوچا کہ اگر نرا گائے کا گوشت ناقابل استعمال بیان کریں گے۔ تو مطعون ہونگے۔ اس لئے لاؤ! یہ تدبیر کرو کہ جس سے اس کی آڑ میں گائے کی اچھی خاصی رکھشا ہو سکے اور گائے پرستی کے کلنک سے بھی الگ رہیں۔ مگر ان عقل کے پوروں کی یہ عادت میں داخل ہے۔ کہ جب کبھی کسی اصول پر طبع آزمائی کرتے ہیں۔ تو پہلے اپنے گریبان میں نظر ڈال کر نہیں دیکھا کرتے۔ بلکہ جو کچھ منہ میں آتا ہے اناپ شناپ لکھتے ہی چلے جاتے ہیں۔ اس لئے نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ آگے آریہ پستکوں کے حوالوں سے ہی ان کا قافیہ تنگ کرنے کو تیار ہو جاتے ہیں۔

جس پر آریہ مہاشوں کو پھر بغلیں جھانکنی پڑتی ہیں ہم گائے۔ بکری۔ وبھیڑ وغیرہ کے ذبح کرنے کو جیو ہتیہ اور سخت ظلم تسلیم کر لیتے۔ جب کہ ہر ایک جیو درخت وغیرہ آریہ اصول کے لحاظ سے انسانی روحوں سے مرکب نہ ہوتا۔ مگر جب آریہ اصل یہ ظاہر کرتے ہیں۔ کہ گائے بکری بھیڑ وغیرہ درخت سبزی کے پودے وغیرہ وغیرہ کسی سمے انسان تھے اور صرف صرف کرموں کے انوسار ان کو یہ روز بد بھوگنا پڑا۔ کہ کوئی تو ان میں سے سبزی کے پودے بن گئے۔ اور کوئی شجر۔ گائے۔ بیل۔ بکری۔ بھیڑ بھینس وغیرہ وغیرہ اور روحوں کا یہ حال ہے۔ کہ وہ نہ تو تلوار کے ذریعے کٹ سکتی ہے اور نہ گولی بارود کے حملے سے ان کی حالت نوعی میں فرق آسکتا ہے۔ بلکہ ان کا تو یہ حال ہے۔ کہ خواہ سبزی کے پودے کو کاٹو درخت کو پھاڑو کسی جانور کو ذبح کرو وہ ارواح فوراً رفوچکر ہو جاتی ہیں۔ اور ان کے یوں جھٹ سے تشریف لے جانے کے بعد باقی وہی حصہ رہ جاتا ہے۔ کہ جو پرکرتی اور پرمانوں سے بنا ہوا ہوتا ہے۔ پس اس لحاظ سے ایکان کی بات تو یہی ہے۔ کہ گائے کا جسم بکری کا جسم درخت کا جسم سبزی کے پتے یعنی ساگ پات وغیرہ کی آریہ اصول کے لحاظ سے ایک ہی حیثیت ہے۔ اور آریہ اصول کے لحاظ سے ان میں مابہ الامتیاز کچھ بھی نہیں۔ جس کے لئے آریوں کا واویلا مچانا محض فضول اور خود ان کے اپنے اصول کے لحاظ سے بیمعنی حرکت کا ارتکاب کرنا ہے۔

ایک اعتراض اور اس کا جواب

اگر آریہ اس جگہ پر یہ رٹل ہانکنا چاہیں۔ کہ جب ہر ایک جانور کو ذبح کرنے اور کاٹنے اور پھاڑنے کے بعد سب کی حالت ایک جیسی ہو جاتی ہے یعنی پرکرتی اور پرمانو کا وجود رہ جاتا ہے۔ تو کیا وجہ ہے۔ کہ بعض چیزوں کو کھایا جاتا ہے۔ بعض کو رد کیا جاتا ہے۔ اس لحاظ سے تو یہی لازم آتا ہے کہ سب کو ہضم کیا جاوے۔ کیونکہ پرکرتی اور پرمانو کو بالآخر ہضم ہی کرنا پڑتا ہے۔ تو ہماری طرف سے یہ جواب ہے۔ کہ بے شک آریہ اصول کے لحاظ سے یہ سوال ضرور پیدا ہوتا ہے۔ اور یہی وہ ایک سوال ہے کہ جو آریہ سماج کے اصولوں کو ناقص اور بنی نوع انسان کی تباہی کا ذریعہ یقین کراتا ہے۔ اور آریوں کو اس طرف توجہ دلاتا ہے۔ کہ وہ ہر ایک طرح کی گندا اور ناپاک چیز کو شیر مادر کی طرح ہضم کرنے کی طرف مائل ہو جاویں مگر چونکہ آریہ اپنے اصولوں پر خود عمل نہیں کرتے اس لئے یہ ان کی بدقسمتی ہے۔ کہ وہ باوجود ایسی ناقص باتوں اور اصولوں کے وید کو رشت و دیاؤں کی پستک تسلیم کرتے ہیں ہمارے اصول لاریب صفائی اور پاکیزگی سے مملو ہیں اور ان میں نقصان دہ اور مضر اشیاء سے بچنے اور اعتدال پر قائم رہنے کی ہدایت ہے۔ اس لئے ہم کو اعتدال سے فائدہ پہونچا اور ہمارے اعتدال پر عمل درآمد کرنے نے آریوں کو بھی اس طرف مائل کر دیا۔ کہ وہ بھی کم سے کم اعتدال پر قدم رکھنے لگے ہیں۔ مثلاً ان کا اصول ہے۔ یا ویدک تعلیم نے ان کو حکم دیا ہے کہ ہر انسان کا فرض ہے۔ کہ وہ گوشت نہ کھاوے۔ بلکہ سبزی کھاوے۔ اب ہم دیکھتے ہیں۔ کہ آریہ اس حکم کی بجاآوری کی خاطر محض پاک بیتھی قلقا۔ شلغم۔ مولی وغیرہ ہی استعمال کرتے ہیں۔ گھانس نہیں کھاتے۔ برگد کے پیپل کے ببول کے۔ ندار کے شیشم کے۔ دھتورے وغیرہ کے پتے نہیں کھاتے۔ حالانکہ وہ بھی سبزی ہے۔ ایسے ہی دودھ۔ دہی مکھن۔ کھانے کا حکم جو ہے۔ تو اس کی بجاآوری کے لئے محض گئو ماتا۔ بھینس۔ بکری بھیڑ کے بچوں کو ہی کلپا کر ان کا دودھ وغیرہ ہضم کرتے ہیں سوئرنی کا۔ کتیا کا۔ گدھی کابلی کا۔ شیرنی بھیڑنی وغیرہ کا دودھ نہیں پیتے۔ جس سے یہ ثابت ہوتا ہے۔ کہ گائے بھینس بکری بھیڑ وغیرہ کو غریب سمجھ کر دکھ دیتے ہیں۔ ورنہ ان کے اصل کے لحاظ سے سب کے دودھ ایک حیثیت کے ہیں۔ اور وہ ہماری شاگردی کا دم بھرتے ہیں۔ کہ ہماری ریس کر کے اعتدال پر قدم رکھنے کے عادی ہو گئے ہیں۔ اور جب یہ بات ہو تو مذکورہ بالا سوال محض فضول اور نامعقول اور خردماغی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کا نتیجہ ماننا پڑتا ہے۔ اس وقت تک جب تک آریہ مہاشے برگد کے پیپل کے ببول کے۔ مدار کے شیشم کے پتوں کو یا تو استعمال کرنا شروع کر دیں یا ان کے سبزی ہونے کی تردید کریں۔ ایسے ہی گائے بھینس۔ بھیڑ۔ بکری۔ کے دودھ کے علاوہ سوئر نی کا کتیا کا گدھی کا۔ بلی کا۔ شیرنی کا۔ بھیڑنی کا دودھ یا تو استعمال کرنا شروع کر دیں۔ یا ان کے دودھ ہونے کا انکار کریں۔ ورنہ جب تک یہ صورت نہ ہو تب تک ہماری شاگردی کے دعوے دار ہیں۔ اس لئے مثل ہمارے اعتدال پر عمل درآمد کر کے انڈائرکٹ ہماری جے کے راگ الاپ کر۔ ہماری بلی ہمیں کو میاؤں کی مثل کو پورا کرنے کے لئے ہم کو منہ زوری دکھلاتے ہیں۔ جو ان کو کسی طرح جائز نہیں ہے ؛

ویدوں میں گائے کی حرمت نہیں

ہر ایک صاحب بصیرت ویدوں پر بغور نظر کر کے اس نتیجہ پر پہنچ سکتا ہے۔ کہ ویدوں کی رو سے یہ امر ثابت ہونا بسا محال و جبلے دشوار ہے۔ کہ گائے کا گوشت حقیقتاً بری یا ناپاک چیز ہے۔ اور اس لئے وہ اس قابل ہے۔ کہ اس کے استعمال سے پرہیز کیا جاوے۔ بلکہ برخلاف اس کے ویدوں میں جابجا گائے کی تعریف لکھی ہے۔ اور اس کو نہایت ہی فائدے مند جانور بیان کر کے اس سے ہر ایک طرح کے فائدے حاصل کرنے کی طرف خاص طور پر توجہ دلائی ہے جیسے اکثر محققین نے اس امر کو ثابت کیا ہے۔ کہ ویدک زمانہ میں عام طور پر گائے کا گوشت استعمال کیا جاتا تھا۔ اور بڑے بڑے مہاتما اس کے گوشت سے خاص لذت حاصل کرتے تھے جیسے کہ پروفیسر ولسن صاحب آنریبل مونٹے الفنسٹن صاحب بہادر نے اپنی تحقیقاتوں کی بنا پر اس امر کو کما حقہ ثابت کیا ہے۔

یہ سچ ہے۔ کہ ویدوں کو ورق ورق کر کے دیکھ ڈالو پر ایسی شرتی ہرگز کہیں نہ ملے گی کہ جس کا یہ مضمون ہو کہ گائے کا گوشت حرام ہے۔ یا اس کے گوشت اور کھال میں فلاں فلاں نقص موجود ہے۔ جن سے انسانوں کو تکلیف پہنچتی ہے۔ جیسے کہ سوئر کے گوشت میں اور خاص کر سوئر کے وجود میں عیب اور برائیاں نظر آتی ہیں۔ جس سے یہ امر ظاہر ہوتا ہے۔ کہ لاریب جیسے وہ نہایت گندہ ناپاک ہے۔ ویسے گائے کے وجود میں ثابت کرنا بالکل ناممکن ہے ؛

خنزیر ناپاک جانور ہے

سوئر کا لفظ خنزیر کا لفظ اپنے معنوں کے لحاظ سے جیسے بد اور خبیث ثابت ہوتا ہے۔ ویسے ہی اس کی ظاہرا شکل وصورت اور چال وڈھال ثابت کرتی ہے۔ کہ واقعی وہ نہایت گندہ۔ ناکارہ۔ ناپاک۔ پلید۔ ناقص اور بے شک مجسم حرام مطلق ہے۔ اس کے علاوہ وہ نقصانات بھی قابل غور ہیں۔ جو کہ طبی طور پر اس کی خباثت پر دلیل واضح ہیں۔ مگر بالمقابل اس کے گائے کے وجود میں اور گائے کے ظاہرا شکل وصورت پر چال وڈھال پر نظر کرنے سے یہ نتیجہ نکالنا بہت مشکل ہے۔ کہ گائے پلید ناپاک یا حرام ہو سکے۔ اور طبی طور پر بھی اس کے گوشت و پوست۔ دودھ۔ دہی۔ گھی وغیرہ میں یہ بات ثابت کرنا بالکل ناممکن ہے کہ جس سے وہ نجس عین ثابت ہو سکے ؛

ان تمام امور پر یکجائے نظر کرنے سے واقعی حیرانی پیدا ہوتی ہے۔ کہ کیا وجہ ہوئی کہ جس کے باعث ہندو اور آریہ گائے کی ایسی عزت کرنے کے عادی ہو گئے ہیں۔ کہ اس کا دودھ ہضم۔ چمڑے کی جوتیاں پہننا جائز مگر گوشت حرام مطلق۔ حالانکہ دودھ اور گوشت خون سے بنتا ہے۔ اور خون سبزی سے۔ پس جب گوشت ناقابل استعمال یا حرام ہو سکتا ہے تو لاریب دودھ۔ دہی۔ گھی۔ بھی ضرور حرام ہو سکتا ہے چمڑہ بھی بے شک ناقابل استعمال ہو سکتا ہے۔ مگر ہم دیکھتے ہیں۔ کہ ہندو صاحبان اور گائے سے پریم کی ڈینگیں مارنے والے آریہ مہاشے اس رغبت سے دودھ۔ دہی وغیرہ کو ہضم کرتے ہیں۔ کہ ان کے بچے کے کلپنے اور بھوکے رہنے کی بھی پروا نہیں کرتے۔

جس سے یہ نتیجہ نکلتا ہے۔ کہ واقعی گائے کی محبت اور عظمت کی کوئی خاص وجہ ہے۔ اور جب ہم گائے کو گئو ماتا کہتا ہوا سنتے ہیں۔ تو ہم کو زیادہ غور و خوض کرنے کے لئے مجبور ہونا پڑتا ہے کہ اس کی کوئی خاص وجہ ہے۔ جو صرف گائے کو گئو ماتا کہا جاتا ہے۔ اگر یہ ارشاد فرمایا جاوے۔ کہ گائے چونکہ دودھ دیتی ہے۔ اور اس کے دودھ سے انسان فائدہ حاصل کرتا ہے۔ اس لئے اس کو گئو ماتا کا خطاب دیا گیا ہے تو یہ بات اس لئے قابل قبول نہیں ہو سکتی ..... کہ بھینس بکریاں اور بھیڑیاں بھی دودھ دیتی ہیں۔ اور ان کے دودھ سے بھی لوگ فائدے حاصل کرتے ہیں۔ مگر ہم دیکھتے ہیں۔ کہ کوئی ہندو یا آریہ بھینس کو بھینس ماتا نہیں کہتا اور نہ بکری کو بکری یا بھیڑ ماتا کہتا ہے۔ جس سے صاف ظاہر ہوتا ہے۔ کہ گائے ماتا کہنا کوئی خاص وجہ رکھتا ہے۔ اور جب ہم غور و خوض سے کام لیتے ہیں۔ اور اس کی خصوصیت کی وجہ تلاش کرتے ہیں۔ تو ہم کو ایسا بین اور کامل ثبوت مل جاتا ہے۔ کہ جس سے اس ساری محبت و عظمت کی قلعی اچھی طرح کھل جاتی ہے۔ اور گئو ماتا کہنے کا راز ایسا اظہر من الشمس ہو جاتا ہے۔ کہ پھر اس پر تحقیقات کرنے کی ضرورت نہیں رہتی۔ جس کو ہم ناظرین فاروق کے لئے انشاء اللہ دوسرے نمبر میں بیان کریں گے ؛

ضروری اطلاع

خریداران فاروق کے نام کی چٹھیاں چھپوانی ہیں۔ پہلے بھی اطلاع دی گئی ہے اب دوبارہ لکھا جاتا ہے۔ کہ جن احباب کے پتہ غلط ہوں۔ یا تبدیل کرانے ہوں۔ وہ بہت جلد اپنا صحیح پتہ و نام مفصل صاف لکھکر دفتر فاروق میں بھیجدیں۔ تاکہ پتہ صحیح چھپوائے جائیں ورنہ غلط چھپ جائینگے اور یکم اپریل ۱۹۲۶ء کا فاروق برائے وصولی قیمت اخبار وی پی ارسال ہوگا یہ وی پی سالانہ قیمت کا یہ سہ ماہی کا ہوگا۔ جن کو وصولی

... بیت توقف ہو۔ وہ بذریعہ اطلاع دیں۔ ورنہ کسی ان کے نام وی پی بھیجا جائے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کچھ فاروق کی نسبت

خدا تعالےٰ کا بے شمار احسان اور فضل ہے۔ کہ جس نے مجھے دوبارہ فاروق کے شائع کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔ سالانہ جلسہ کے موقع پر ۲۷ دسمبر ۱۹۱۹ء کو حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ نے جس درد اور محبت بھرے الفاظ میں فاروق کے لئے مجھے غیرت دلائی۔ اور جس زوردار پیرایہ میں قوم کو فاروق کی گذشتہ خدمات کو یاد دلا کر اس کی زندگی قایم رکھنے کے واسطے توجہ دلائی۔ وہ ایسی نہ تھی۔ جو صرف کانوں سے گذر کر ہوا میں اڑ جاتی۔ حضور لامع النور ایدہ کے الفاظ نے میرے رونگٹے کھڑے کر دیئے۔ اور مجھے غیرت کے دریا میں نہلا دیا۔ میرے دل پر اس تقریر پر تاثیر کا جو فاروق کے متعلق تھی۔ ایسا گہرا اثر ہوا۔ کہ میں نے اپنا تمام ارادہ جو اخبار کے بارے میں مصمم کر لیا تھا فوراً بدل دیا۔ میں نے پورے طور پر ٹھان لیا تھا۔ کہ آئندہ ۱۹۲۰ء سے فاروق کو بالکل بند کر دوں گا۔ اس لئے کہ اس کی اشاعت صرف ۳۸۷ تھی خریداروں کی کمی اور سرد مہری نے مجھے پست ہمت کر دیا تھا۔ کاغذ کی گرانی مصارف طبع وغیرہ کی ایزادی اور دیگر بے سروسامانی نے مجھے حوصلہ زد رہا تھا۔ کہ اب اخبار نکالوں۔ مگر یہ اولوالعزم امیر المومنین حضرت فضل عمر کے دم مسیحائی کا اثر ہی تھا۔ کہ جس نے مجھے اوبار کر فاروق کو زندہ کرنے کا حوصلہ دلا دیا۔ اور میں نے دل سے عہد کر لیا۔ کہ خدا کے فضل سے اب ایسا پست حوصلہ نہ ہوں گا۔ کہ اخبار کو بند کرنے کا خیال بھی دل پر لاؤں۔ اب جس طرح بھی ہوگا۔ انشاء اللہ اس کو اپنے مقدور بھر کوشش سے بہتر سے بہتر مضامین کا مجموعہ بنا کر ٹھیک وقت مقررہ پر نکالوں گا۔ اس میں خواہ کسی قدر بھی مجھے زیر باری ہو۔ مگر اس دور خلافت ثانی کی یادگار کو حتی الوسع زندہ رکھوں گا۔ اس ارادہ کو دل میں رکھ کر میں نے سب سے پہلا یہ کام کیا۔ کہ

میں چھ ماہ کے واسطے یکمشت چار صد روپیہ کا کاغذ جو اس وقت اخبار کے لئے بہترین کاغذ ہو سکتا ہے بحساب چھ روپیہ فی رم خرید لیا۔ دوسری ضرورت کاتب کی تھی۔ جس کی عدم دستیابی سے آج تک اخبار بند رہا۔ باوجود کوشش بسیار کے کوئی کاتب نہ ملا۔ حضور رضؓ سے عرض کیا بارے الحمد للہ کہ دارالامان میں ہی ایک کاتب تیار ہو گیا۔ جس کا لکھا ہوا یہ پرچہ آپ کے سامنے ہے۔ اس کو مستقل طور پر ملازم رکھ لیا۔ ایگریمنٹ لکھوا لیا۔ اب صرف ایک نائب ایڈیٹر کی ضرورت باقی ہے۔ جس کی تلاش جاری ہے۔ نائب ایڈیٹر کو میں ۴۰ ماہوار تنخواہ دوں گا۔ پانچ روپیہ سالانہ ترقی۔ جو انتہائی گریڈ للعہ روپیہ تک ہوگا۔ اگر کوئی لائق محنتی اور سلسلہ عالیہ سے دلچسپی رکھنے والا احمدیہ لٹریچر سے پورا واقف سب ایڈیٹر مل گیا۔ تو رکھا جائے گا۔ میں اپنا زیادہ وقت اخبار کی بہتری اور اس کے دلچسپ اور نافع بنانے میں صرف کروں گا۔ اور اخبار جو ۸ صفحہ کا آج تک نکلتا رہا ہے۔ اب آئندہ باوجود گرانی مصارف و کاغذ وغیرہ کے ہفتہ وار ۱۲ صفحہ پر نکالوں گا۔ گو اس طرح ماہواری اخراجات میں ۳۶ کا اضافہ ہو گیا ہے۔ یعنی پہلے جب کہ ۸ صفحہ کا اخبار نکلتا تھا۔ تو اس وقت للعہ ماہوار خرچ تھا اب ۱۲ صفحہ پر ۴۰ ماہوار صرف ہوگا۔ اس میں میرا یا نائب ایڈیٹر کا کوئی معاوضہ نہیں ہے۔ ماہوار خرچ لکھائی للعہ اور چھپائی ۳۰ قیمت کاغذ ۳۰ ٹکٹ ڈاک ۳۰ محرر ۳۰ کل ۴۰ ہوتا ہے۔ جس میں پانچسو اخبار چھپ سکے گا۔ اب اگر پانچسو خریدار بھی اخبار کے ہو جائیں۔ تو اخبار اپنا خرچ آپ نکال سکتا ہے۔ ورنہ مشکل ہے۔ کہ اس کا خرچ بھی پورا ہو سکے۔

کچھ آپ کی نسبت

میری جتنی ہمت اور کوشش تھی۔ اس کا تو میں نے اوپر اظہار کر دیا۔ کہ میں نے دس ماہ کے لئے کاغذ عمدہ سے عمدہ خرید لیا ہے۔ اور کاتب مستقل ملازم رکھ لیا ہے۔ خود اپنا وقت اخبار کی بہبودی کے لئے صرف کروں گا۔ بجائے ۸ صفحہ کے ۱۲ صفحہ پر اخبار شائع کروں گا۔ حتی المقدور ہفتہ وار ٹھیک وقت پر نکالوں گا۔ مگر آپ کا جو فرض ہے۔ وہ بھی میں عرض کر دوں۔ کیونکہ اخبار کی مثال ایک گاڑی کی ہے۔ جس کے دو پہیئے ہوتے ہیں۔ ایک پہیہ تو ایڈیٹر ہے دوسرا پہیہ خریداران ہیں۔ جب تک دونوں پہیئے مل کر کام نہ کریں۔ یہ گاڑی چل نہیں سکتی۔ اور خاص کر وہ گاڑی جس پر بجز ایک احمدی قوم کے دوسرے شخص سوار ہونا ہی حرام سمجھتے ہیں۔ وہ گاڑی تو کبھی بھی بغیر قوم کے تمام افراد کی متفقہ کوشش کے جاری نہیں رہ سکتی۔ فاروق سلسلہ احمدیہ کا رگن ہے۔ خلافت ثانیہ کے عہد میں جاری ہوا ہے۔ مذہبی اخبار ہے۔ پولیٹکل جھگڑوں سے علیحدہ ہے۔ اس کے لئے بجز احمدی قوم کے دوسری اقوام موزوں ہی نہیں۔ اس لئے آپ کا یہ فرض ہے۔ کہ آپ اس کی توسیع اشاعت میں ایسی سرگرمی دکھلائیں۔ کہ سرد مہری کا نام بھی نہ لیں۔ آخر یہ لاکھوں کی جماعت تو ہے۔ کیا لاکھوں میں ایک ہزار افراد ایسے نہیں نکل سکتے کہ جو فاروق کے لئے اپنی خداداد کمائی میں سے اور کسی خیال سے نہ سہی محض قومی عزت اور وقعت قایم رکھنے کے لئے ہی فاروق کی گاڑی کو چلا دیں۔ کیا للعہ سالانہ یا ۴۰ سہ ماہی یا قساط ادا کرنا جو صرف ۵ ماہیانہ ہوتا ہے۔ ایسی بااستطاعت قوم کے لئے کچھ مشکل امر ہے؟ مشکل تو نہیں ذرا بے پروائی اور عدم توجہی ہے۔ اگر تھوڑی سی ہمت کر دیں۔ تو فاروق کیا۔ احمدی قوم تو دس اخبار چلا سکتی ہے۔ غیر مسلم اخبارات کو دیکھو۔ کہ کس تعداد میں شائع ہوتے ہیں مگر ان میں احساس ہے۔ ہم میں احساس نہیں رہا۔ غیر مسلم اخبارات اشتہارات سے پر ہوتے ہیں۔ جن کی اجرت سے ہی ان کا تمام خرچ نکل آتا ہے۔ مگر احمدی اخبارات میں اشتہارات کا نام نہیں۔ اس لئے اگر ہمارے دوست اشتہارات بھیج کر اخبار کی امداد کریں۔ تو ایک کافی مدد اخبار کو اشتہارات سے پہنچ سکتی ہے۔ گذشتہ سال کے آخر پر صرف ۳۸۷ خریدار تھے۔ ان میں سے قیاس غالب ہے۔ کہ اب قریباً دوسو خریدار رہ جائیں گے۔ اس صورت میں دوسو خریداروں پر کس طرح اخبار نکل سکتا ہے۔ کم از کم تین سو خریدار جدید بہم پہونچانا آپ کا کام ہے۔ یہ ناقابل

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عمل اور ناممکن الحصول درخواست نہیں۔ میں پانچسو یا ہزار خریدار نہیں مانگتا۔ دوسو موجود ہیں۔ تین سو ان سے زائد وہ مطلوب ہیں۔ موجودہ خریداران کے حصہ صرف ڈیڑھ ڈیڑھ خریدار آتا ہے۔ اگر کوشش کریں تو دو دو خریدار بنالینا آپ کے لئے کچھ مشکل نہیں ہے۔ کیا آپ کے دوستوں احمدی بھائیوں میں آپ کے زور دینے پر دو بھائی بھی آپ کا کہنا ماننے والے نہیں ملیں گے اور جب کہ کہنا بھی آپ کا کسی اپنی ذاتی غرض اور فائدے کے لئے نہیں۔ بلکہ ایک قومی کام اور سلسلہ کی خدمت کی نیت سے ہے۔ پھر آپ کیوں مجبور کر کے بھی اپنے زیر اثر اور ہم خیال احباب میں سے دو خریدار اخبار نہیں دیتے ہوں اور ضرور دیں۔ اسی ماہ رواں کے اندر آپ دو خریدار دے کر اپنے فرض سے سبکدوش ہو جائیں اور مفت کا ثواب حاصل کریں۔ آئندہ پرچہ میں میں انشاء اللہ خدا کے فضل سے آپ کی ہمدردی کا اظہار کرنے کے قابل ہو جاؤں گا۔ اور بذریعہ اخبار جو جو خریدار ملیں گے اس کا اظہار سعہ آپ کے شکریہ کے کروں گا۔ خدا تعالیٰ آپ کے دل میں میری اپیل کی منظوری کا خیال پیدا ڈالے۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ کا ارشاد متعلق اخبار فاروق جو سالانہ جلسہ پر فرمایا تھا یاد آ جائے۔ آمین ٭

ابو العتاہیہ کے بخل کا تذکرہ

کسی نے اس سے کہا "خدا نے آپ کو جو رزق دیا ہے۔ اس میں آپ بخل کیوں کرتے ہیں؟ کہا۔ خدا کی قسم مجھے جو رزق ملا ہے اس میں میں نے کبھی بخل نہیں کیا" اس نے کہا گھر میں بیشمار دولت بھری ہے۔ وہ کس دن کے لئے ہے۔؟ کہا "وہ میرا رزق تھوڑا ہے۔ میرا رزق ہوتا۔ تو میں اس سے خرچ نہ کرتا؟"

کالی کٹ آج سے پانسو برس پہلے

اس سرزمین کے سیاہ فام لوگ تقریباً بالکل ننگے رہتے ہیں۔ صرف ایک کپڑے سے سر چھپاتی کرتے ہیں۔ جو لنگوٹ کہلاتا ہے۔ اور وہ ان کی ناف سے لے کے زانوں سے اوپر تک رہتا ہے۔ ان کے ایک ہاتھ میں ہندی خنجر رہتا ہے۔ جو پانی کے شل چمکتا ہے۔ اور دوسرے ہاتھ میں گائے کی کھال کی ڈھال ہوتی ہے۔ جو ایسی معلوم ہوتی ہے۔ کہ گویا ابر کا چھوٹا ٹکڑا۔ بادشاہ اور فقیر سب کی یہی وضع ہے۔ لیکن مسلمان عربوں کی طرح قیمتی کپڑے پہنتے ہیں اور مختلف قسم کا سامان عیش ان میں نظر آتا ہے ٭

میں متعدد مسلمانوں سے ملا۔ اور بہت سے ہندوؤں سے بھی ایک مناسب مکان مجھے رہنے کو دیا گیا۔ تین دن کے بعد لوگ مجھے بادشاہ سے ملانے کو لے گئے اس کو بھی میں نے اور ہندوؤں کی طرح ننگا پایا۔ یہاں کے بادشاہ کو سامری کہتے ہیں۔ اور جب وہ مرجاتا ہے۔ تو اس کے تخت پر اس کے بھانجے کو بٹھاتے ہیں۔ تخت ورثہ میں اس کے بیٹے بھائی یا کسی اور رشتہ دار کو نہیں ملتا۔ کوئی شخص بزور شمشیر بادشاہ نہیں بن سکتا۔ یہاں مختلف قوموں کے ہندو ہیں۔ برہمن ہیں جوگی ہیں۔ اور دوسری ذاتوں کے لوگ ہیں۔ جو بت سے دیوتاؤں کی پوجا اور بت پرستی میں شریک ہوا کرتی ہیں۔ اور ہر قوم کی خاص خاص رسمیں ہیں۔

انہیں میں ایک قوم ہے۔ جس میں ہر عورت کئی شوہر رکھتی ہے۔ جن میں سے ہر ایک مختلف پیشہ کرتا ہے۔ دن رات کے گھنٹے وہ شوہر آپس میں تقسیم کر لیا کرتے ہیں۔ اور جب تک مکان میں ایک شوہر اپنے مقررہ وقت کے اندر اس کے پاس موجود رہتا ہے۔ دوسرا نہیں داخل ہو سکتا۔ راجہ سامری بھی اسی قوم سے ہے ٭

جب میں سامری سے ملا۔ تو تقریباً دو ہزار یا تین ہزار ہندو اسی وضع میں جس کو میں بیان کر آیا دربار میں موجود تھے۔ مسلمانوں کے بھی بعض سردار وہاں حاضر تھے۔ جب میں بٹھایا جا چکا۔ تو انہیں مسلمانوں نے حضور شہنشاہ کا خط اسے پڑھ کر سنایا۔ اور جن تحفوں کو میں لایا تھا۔ وہ بھی اس کے سامنے رکھ دیئے سامری نے میری سفارت کی زیادہ عزت و عظمت نہیں کی۔ چنانچہ میں دربار چھوڑ کر اپنے گھر چلا آیا۔ سفیروں کا وہ گروہ جس کا شاہ ہرمز نے چند گھوڑوں اور مختلف ملکوں کے تحفوں کے ساتھ جدا گانہ جہاز پر بھیجا تھا۔ ان کا تمام مال اور اسباب لوٹ لیا گیا۔ اور بدشواری وہ فقط اپنی جانیں بچا کے بھاگے وہ لوگ جب کالی کٹ آئے۔ تو میں اپنے ان قدیم دوستوں کو دیکھ کر بہت خوش ہوا" عبدالرزاق سفیر ابن امیر تیمور

دریا دلی اسے کہتے ہیں

تاریخ "واقعات مشتاقی" کے مصنف شیخ رزق اللہ صاحب مشتاقی المتوفی ۹۸۹ھ کہتے ہیں۔ کہ میرے والد شیخ سعد اللہ کو بھی میاں زین الدین ہی کی سرکار سے تعلق تھا۔ اور بچپن سے آخر تک انہیں کی خدمت میں رہے۔ ان کو معزولی و تنگدستی کے زمانے میں ایک دن اچانک جا پڑے۔ تو کیا دیکھتے ہیں۔ کہ شیخ زین الدین کے سامنے بہت سے کاغذات رکھے ہیں۔ جن کو وہ پھاڑ پھاڑ کر ڈالتے جاتے ہیں جب سب کو چاک کر چکے تو خادم کو بلا کے حکم دیا۔ ایک کونڈے میں پانی بھر کے لاؤ۔ اور ان پھٹے ہوئے کاغذوں کو اس طرح دھو ڈالو۔ کہ ان میں کچھ لکھا ہوا نہ باقی رہے۔ نوکر ان کو مل مل کر دھونے لگا۔ اور شیخ سعد اللہ نے پوچھا "یہ کون سے کاغذ ہیں۔ جن کے تلف کرنے میں حضور کو اس قدر اہتمام ہے۔ کہا واجبی اب اس کا ذکر کیا کروں۔ اپنے عروج کے زمانے میں بہت سے شرفا و امرائے دولت کو میں نے وقتاً فوقتاً روپیہ قرض کے نام سے دیا تھا جس کی مجموعی مقدار دو تین لاکھ تنکہ سے زیادہ ہی ہوگی۔ میں نے تو یہ ارادہ کر کے دیا تھا۔ کہ ان کو پھر واپس نہ لونگا۔ مگر ان لوگوں نے گھر جا کے دستاویزیں لکھ کے اور مکمل کر کے بھیج دیں۔ یہ وہی دستاویزیں ہیں۔ ان کو دیکھ کر خیال آیا۔ کہ اب آج کل میں تنگ دست ہو رہا ہوں۔ اور بسر اوقات بھی مشکل ہے۔ ایسا نہ ہو کہ اس مقطع میں میرے دل میں یہ خیال پیدا ہو۔ کہ ان دستاویزوں کی بنا پر اس دو تین لاکھ کی رقم واپس لینے کا ارادہ کروں۔ اور یہ بھی نہ ہو۔ تو اندیشہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہے۔ کہ میرے بعد میری اولاد ان کی بنا پر اس رقم کی واپسی کا دعوے کرے۔ انہیں اندیشوں کے دور کرنے کے لئے میں نے ان دستاویزوں کو تلف کر دیا۔ تاکہ کبھی میرے یا میرے کسی اولاد کے دل میں ایسا ناپاک خیال نہ پیدا ہو۔

وفادار غلام

شیخ سعد اللہ ایک بڑا وسیع خاندان رکھتے تھے۔ جس کا بار انہیں کے سر تھا۔ جب ان کے آقا میاں زین الدین کے جاہ و ثروت کا خاتمہ ہوا تو انہوں نے کمال شریف النفسی سے اپنے آقا کا ساتھ نہ چھوڑا۔ جب بیکاری کو تین سال ہو گئے۔ تو کسی نے ان سے کہا۔ اب یہاں کیا ہے۔ جو آپ خواہ مخواہ پڑے ہوئے ہیں آپ سے بڑے بڑے چلے گئے۔ مگر آپ کسی طرح میاں زین الدین کا دروازہ نہیں چھوڑتے۔ کہا یہ خدا کی مہربانی تھی۔ کہ میں یہاں مقرر ہو گیا۔ دنیا کا یہ قاعدہ ہے۔ کہ جب لوگوں کو تنخواہ نہیں ملتی تو وہ کام بھی چھوڑ دیتے ہیں۔ مگر مجھ سے ایسی ناشکری نہیں ہو سکتی۔ میری ضرورتیں اور خواہشیں بہت محدود ہیں۔ میں نے ملازمت کے زمانے میں اتنا پیدا کر لیا تھا۔ کہ میری اور میرے آقا میاں زین الدین کی مع دونوں کے خاندانوں کے تلخی و ترشی سے بسر ہو سکتی ہے۔ میرے احباب جانتے ہیں۔ کہ میرے پاس جو کچھ ہے۔ میرا نہیں انہیں کا ہے۔ جب تک روپیہ نہ رہے گا۔ اپنے مکانوں کو بیچوں گا اپنی کتابوں کو فروخت کر دوں گا۔ یہ نہ ہو کہ میرے آقا کو تکلیف ہو۔ چنانچہ بغیر کسی تنخواہ کے وہ تین سال تک اپنے آقا کے قدموں سے وابستہ رہے۔ اور ان کی وفات کے بعد چار سال تک ان کی اولاد کی رفاقت کی یہاں تک کہ پورے پچپن سال اسی خاندان کی خدمت میں رہ کے انتقال فرمایا۔

دیانت و امانت

ایک دن اس کا بیٹا مادیاں گھوڑی کو پانی پلانے کے لئے دریا لے جاتا تھا۔ کہ اس کی ریتی میں کوئی سخت چیز پاؤں سے نیچے آئی۔ اٹھا کر دیکھا۔ تو دو ہمیانی تھی۔ جس میں کچھ اشرفیاں تھیں۔ اس نے فوراً ہمیانی لا کے باپ کے سامنے پیش کی۔ مرزا ماموں نے بیٹے اور ہمیانی دونوں کو اپنے آقا کے سامنے پیش کر دیا۔ اور میاں زین نے وہ ہمیانی لے کر محکمہ وزارت میں بھیج دی۔ کہ یہ رقم جس کی ہو اس کے پاس پونچا دی جاوے۔

ان دنوں معمول تھا۔ کہ جو شخص کسی گری پڑی چیز کو پاتا فوراً اس کو پولیس میں لا کے حاضر کر دیتا پولیس والے اس کو شہر کے پھاٹک میں لٹکا دیتے کہ جس کسی کی ہو۔ ثبوت دے کے لے جائے۔ چنانچہ یہ ہمیانی بھی لٹکا دی گئی۔ اتفاقاً جگراج نام ایک ہندو پھاٹک میں سے گزرا ہمیانی کو دیکھ کر کہا۔ یہ میری ہے۔ پوچھا گیا۔ تمہاری ہے؟ تو بتاؤ اس میں کے تولے سونا ہے۔ اس نے پندرہ تولہ سونا بتایا۔ تولا گیا تو اتنا ہی سونا نکلا۔ فوراً ہمیانی مع رقم کے اس کے حوالے کر دی گئی۔ اس نے کہا یہ ہمیانی جس شخص نے پائی ہے۔ میں دو سو تنکہ اس کو انعام میں دوں گا۔ لوگوں نے مرزا ماموں کو خبر کی۔ انہوں نے لینے سے قطعی انکار کیا۔ دوستوں نے کہا۔ کیا حماقت کرتے ہو۔ ایک شخص خوشی خاطر دیتا ہے۔ تو اس کے لینے میں تمہیں کیا عذر ہے؟ کہا میں اپنے کسی نیک کام کے معاوضہ سوا خدا کے اور کسی سے نہ لوں گا۔

غزل

منشی حبیب احمد صاحب بریلوی کاتب

دلِ شکستہ اگر بائلِ دعا ہو گا
جو کام ہو نہ سکا ہو وہ بر ملا ہو گا

جو کوئی دل سے بنیگا غلام احمد پاک
تو اسپہ لطف نبیؐ فضل کبریا ہو گا

جو آج آئیگا زیرِ لوائے مہدیؑ دیں
کل اسپہ سایۂ دامانِ مصطفیٰؐ ہو گا

وہ پائیگا اسی دنیا میں لازوال حیات
رہِ دلائے محمدؐ میں جو فنا ہو گا

نقاب اس نے اٹھائی جو روئے روشن سے
خدا ہی جانے کہ پھر میرا حال کیا ہو گا

ہوئے ہیں خاک ہم اس کی گلی میں دیکھو تو
کہیں غبار ہمارا بھی اڑ رہا ہو گا

غمِ فراق میں کائی ہے میں نے اک مدت
نہ ہو گا کیوں۔ مجھے دیدار مصطفیٰ ہو گا

کسی کی تیغ نگہ میں غضب کی برش ہے
مرا تو ایک اشارہ میں فیصلہ ہو گا

سنی ہیں جس نے کسی دلنواز کی باتیں
تو اس کی باتوں میں کیا لطف کیا مزا ہو گا

چھٹے ہوئے ہیں جو آغازِ عشق میں چکے
یہ سوچتا ہوں کہ انجام ہائے کیا ہو گا

تمہاری طرح جو تم سے کوئی خفا ہو گا
تمہیں کہو کہ نہ ہو گا ملال یا ہو گا

اگر وفا نہیں کرتے جو وہ جفا ہی کریں
جو یہ بھی ہو نہیں سکتا تو ان سے کیا ہو گا

کوئی یہ جا کے بریلی[1] میں اس سے کہدیتا
اگرچہ بزم کے معاندہ چراغ پا ہو گا

غرور و نخوت و پندار کی کوئی حد بھی؟
یہی رہی تری حالت تو حشر کیا ہو گا

اٹھا کے آئینہ نادان اپنی شکل تو دیکھ
کہ اس سے حال ترا تجھ پہ آئینا ہو گا

جو دیکھتا ہے تری شکل بول اٹھتا ہے
کہ شکل یہ ہے تو پھر دل کا حال کیا ہو گا

جو تو نے اب بھی نہ کی مکر و دجل سے توبہ
بہت برا ترے حق میں بہت برا ہو گا

ترے بھلے کی کہی ہے یہ تجھ کو یاد رہے
کہ ایک روز خدا کا بھی سامنا ہو گا

حبیب ان کا یہ ارشاد پاک یاد رہے
کہ ہم جو کچھ بھی کہیں گے وہ مانتا ہو گا

[1] مولوی احمد رضا خاں صاحب متجدد بریلوی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

القرآن فی رمضان

از افاضات مولانا حافظ روشن علی صاحب (مرتبہ قاضی اکمل)

۱۰۴ - فامسکوھن فی البیوت - مسلمان اس حکم الٰہی کی تعمیل نہیں کرتے - گھروں سے نکال دیتے ہیں - اس لئے رنڈیاں عموماً اپنے آپ کو اسلام ہی کی طرف منسوب کرنے والی ہوتی ہیں -

۱۰۵ - فاذوھما - سزا کی تشریح نہیں کی - امام کی رائے پر رکھی ہے ؛

۱۰۶ - یعملون السوء بجھالۃ - جہالت کے معنی نہ جاننے کے نہیں - بلکہ نفس امارہ کے غلبہ کے نیچے آجانے کے ہیں - چنانچہ حضرت یوسف فرماتے ہیں - والا تصرف عنی کیدھن اصب الھن واکن من الجاھلین - من الجاھلین سے یہ مراد نہیں - کہ علم ہی نہ رہے گا - کہ یہ بات گناہ ہے - بلکہ غلبہ نفس امارہ کے نیچے آجانا مراد ہے ؛

۱۰۷ - اخذن منکم میثاقاً غلیظاً - اسلام نے نکاح کا مدار معاہدہ پر رکھا ہے - جو لوگ حسن و محبت پر رکھتے ہیں - وہ بہت جلد پھر آپس میں بگڑتے ہیں - البتہ معاہدہ کی پابندی لازمۂ شرافت ہے ؛

پانچواں پارہ شروع ہوا

۱۰۸ - ولا تتمنوا ما فضل اللہ بہ - شکر کے لئے یہ نہایت عمدہ طریق ہے - کہ انسان اپنے سے کمتر کو دیکھے

۱۰۹ - عقدت ایمانکم - دوستانہ یا بیعت کر چکے ہو

۱۱۰ - قوامون - حاکم

۱۱۱ - واھجروھن فی المضاجع - خاص تعلقات کو چھوڑ دینا اس سے مرد خود بھی کچھ نرم ہو جاتا ہے اور عورت بھی -

۱۱۲ - وبالوالدین احساناً - ماں باپ کی خدمت تو ان کا حق ادا کرنا ہے - پھر احسان کیوں فرمایا اس لئے کہ حقوق ادا کرنا تو لازمہ شرافت و ایمان و انسانیت ہے - پس چاہیئے کہ حق سے بڑھ کر احسان کریں - نیز احسان کا حکم ہو تو کم از کم حقوق تو ادا کریں گے - دوم جو ناخلف سمجھتے ہیں - کہ ہم پر ماں باپ کا کوئی احسان نہیں - ان کو شرمندہ کیا کہ ان کا احسان نہیں - تو تم ہی احسان کرو -

۱۱۳ - والصاحب بالجنب - ہم پیشہ ہم دفتر

۱۱۴ - سکاری - بوجہ نشہ یا غلبہ نیند - ہوش قایم نہ ہو -

۱۱۵ - حتی تعلموا - اس سے معلوم ہوا - کہ نماز کا ترجمہ جاننا بھی ضروری ہے -

۱۱۶ - غیر مسمع - اچھی بات کوئی نہ سنائی جائے - یا تو بہرہ ہو جائے -

۱۱۷ - راعنا - ہماری رعایت کر - یہ برابر کے آدمی سے خطاب ہوتا ہے - دوسرے معنے احمق کے بھی ہیں

۱۱۸ - ولقد آتینا آل ابراھیم - سمجھایا - کہ محمد رسول اللہ بنی اسماعیل بھی ابراہیم علیہ السلام کی آل ہے -

۱۱۹ - تودوا الامانات الی اھلھا - الیکشن میں دیانت سے رائے دو

۱۲۰ - واولی الامر منکم - منکم کے معنے علیکم جیسے ونصرناہ من القوم - علی القوم

۱۲۱ - الا لیطاع باذن اللہ - یہ مطلب نہیں کہ رسول کسی کا مطیع نہیں ہوتا - بلکہ یہ مطلب ہے کہ جن کی طرف وہ نبی بھیجا جاوے - ان پر لازم ہے کہ اس کی اطاعت کریں ؛

۱۲۲ - لمن لیبطئن - دیر کرتے ہیں - باوجود نون تثقیلہ حال کے معنے میں - اسے یاد رکھو -

۱۲۳ - کل من عند اللہ - یعنی دکھ یا سکھ کا اجراء اللہ کی طرف سے ہیں - اور سبب اس کا نفس انسانی

۱۲۴ - شفاعۃ سیئۃ - بعض لوگ ہر قسم کی سفارش کرنے پر تیار رہتے ہیں - یہ ٹھیک نہیں -

۱۲۵ - لمن القی الیکم السلام - یہ اجنبی کی نسبت فرمایا بحالت سفر -

۱۲۶ - مراغماً - دشمن کے ذلیل کرنے کا سامان - فراخی - ہجرت گاہ -

۱۲۷ - ان تقصروا من الصلوٰۃ - قصر تین قسم ہے - (۱) قرأت مختصر پڑھنا (۲) تعداد رکعت میں کمی چار کی بجائے دو (۳) ظہر و عصر - مغرب و عشا جمع کر لینا -

۱۲۸ - ان خفتم - یہ صلوٰۃ خوف کا الگ بیان ہے

۱۲۹ - فمن یجادل اللہ عنھم - غیر احمدی جو ہر مسئلہ میں اپنے مولویوں کو پیش کرتے ہیں - وہ سوچیں ؛

۱۳۰ - ویتبع غیر سبیل المومنین - مسئلہ خلافت پر مومنوں کے اجماع میں شامل ہو کر پھر منکر ہو کر چلے جانا والا غور کرے -

۱۳۱ - ویستفتونک فی النساء - یتیم عورتوں کے متعلق پہلے چونکہ ڈرایا گیا تھا - اس سے بعض لوگ رک گئے - اللہ یفتیکم - اللہ اجازت دیتا ہے -

۱۳۲ - ان تعدلوا بین النساء - حقیقی انصاف کرو - یکساں محبت نہیں کر سکتے - صرف بیویوں سے ہی نہیں بلکہ بیٹوں بھائیوں - بہنوں سے بھی نہیں ہو سکتا - پس حد برداشت تک حکم ہے - کہ بالکل ایک طرف نہ جھکو - جہاں تک ممکن ہے - مساوات کا برتاؤ کرو

۱۳۳ - ان تلووا او تعرضوا فبعیۃ کی قسم کی گواہیاں نہ دو

۱۳۴ - فی الدرک الاسفل من النار - معلوم ہوا دیر سے نکلیں گے - جبھی اوپر کے طبقہ میں نہ رکھا

۱۳۵ - برھان من ربکم - قرآن شریف یا رسول کریم

۱۳۶ - قل اللہ یفتیکم فی الکلالۃ - پہلے مسیح کا ذکر تھا - اس کے ساتھ مسئلہ وراثت - بظاہر دونوں کا ربط نہیں معلوم ہوتا - اس کا یہ جواب دیا گیا ہے - کہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مسیح پر سلسلہ نبوت ختم ہوا - وہ بھی کلمہ کے حکم میں ہے - پس نبوت ان کے بھائی بندوں کی طرف منتقل ہوئی - لطیف اشارہ بغرض ربط ہے -

۱۳۷ - حرم حد حرم میں - حالت احرام

۱۳۸ - البر والتقوٰی - ایصال خیر - شر سے روکنا

۱۳۹ - الی المرافق - کہنیاں داخل ہیں

۱۴۰ - وارجلکم الی الکعبین - یہ موزوں کی حد بتانا ظاہر کرتا ہے - کہ پاؤں کو دھونا چاہیئے -

۱۴۱ - واقرضتم اللہ - اپنے مال سے الگ کر کے خدا کی راہ میں دو

۱۴۲ - فنسوا حظاً - وہ حصہ (جو عمل کے متعلق تھا) چھوڑ بیٹھے - اور شریعت کو لعنت قرار دیا

۱۴۳ - ان یھلک المسیح - ان یعذب - اگر عذاب دینا چاہے -

۱۴۴ - فلم یعذبکم - اگر کفارہ صحیح ہے - تو پھر زنا سے آتشک کیوں ہوتا ہے - اور اسی قسم کے اور عذاب کیوں آتے ہیں ؟

۱۴۵ - فبعث اللہ غراباً - کوؤں میں قومی ہمدردی پائی جاتی ہے - اس لئے اسے نادم کرنے کیلئے کوا بھیجا -

۱۴۶ - قتل الناس جمیعاً - اشارہ ہے اس طرف کہ نبی کریم کا قتل تمام لوگوں کے قتل کے برابر ہے دوسرا جو ایک کو قتل کرے - اور سزا نہ پائے - اس کا طریقہ کھل جاتا ہے -

۱۴۷ - من خلاف - خلاف ورزی کی وجہ سے یا دایاں ہاتھ - بایاں پاؤں -

۱۴۸ - الوسیلۃ - ابن عباس نے معنے کئے ہیں - خدا سے اپنی حاجت مانگو - (ب) ذریعہ بھی معنے ہو سکتے ہیں - ذریعہ وہ ہوگا جو خدا نے مقرر کیا (مثلاً صلوٰۃ وصوم و حج وزکاۃ) نہ کہ خود ساختہ -

۱۴۹ - من یرد اللہ فتنتہ - عذاب اس کا

۱۵۰ - فاولئک ھم الکافرون - پہلے کافر فرمایا - بلحاظ عقائد پھر ظالم - بلحاظ اعمال بد پھر فاسق - کہ تمام اس کا عہد نامہ رکھتے ہیں - اور عمل نہیں کر سکتے - عہد شکن

۱۵۱ - وھم راکعون - اور خدا کی جناب میں جھکے رہتے ہیں -

۱۵۲ - واذا جاؤکم - وہی جن کو بندر اور سور فرمایا

۱۵۳ - غلت ایدیھم - اب ان کو کسی نبی کے زمانے میں انفاق فی سبیل اللہ کا موقعہ نہ ملے گا

۱۵۴ - لا کلوا من فوقھم - روحانی انعامات

۱۵۵ - بلغ ما انزل الیک - یعنی اہل کتاب کو جو کچھ کہنا ہے - کھول کر کہ دو - چنانچہ اس کے بعد کہ دیا گیا ؛

۱۵۶ - ربی وربکم - یہ اس لئے تا کوئی یہ نہ سمجھے کہ اعبد اللہ سے مراد مسیح کی اس کا اپنا نفس تھا

۱۵۷ - علی لسان داؤد وعیسٰی - داؤد جلالی نبی تھے - عیسٰی جمالی دونو کی لعنت سے جلال وجمال یہود سے جاتے رہے - سلطنت بھی نہ رہی - نبوت بھی نہ رہی -

ساتواں پارہ شروع

۱۵۸ - نبی کریم کے وقت بھی اسلام لانے والوں کو ایک مسیحی سلطنت نے پناہ دی - اور اب مسیح موعود کے وقت میں بھی مسیحی سلطنت ہی ہماری محسن ہے - اس احسان کا نتیجہ ان آیات میں بطور واقعہ اور بطور پیشگوئی فرمایا -

۱۵۹ - ما احل اللہ بکم - پہلے قیدیوں اور رھبان کی تعریف فرمائی تھی - اس سے یہ غلط فہمی نہ ہو - کہ ان کا سب طرز عمل اچھا ہے - بلکہ حلال کو حرام کرنا جیسے کہ رہبان کرتے ہیں جائز نہیں -

۱۶۰ - انما النجس - یہ دوسری برائی ان میں ہے - اس سے بھی منع کیا - اور متنبہ کیا -

۱۶۱ - جعل اللہ الکعبۃ - یعنی کعبہ اور اس کی خصوصیتیں ہمیشہ رہینگی - یہ ٹھہرنگے تو دنیا بھی ہٹ جائے گی ؛

۱۶۲ - بحیرہ - دودھ دینے والا جانور جس کا دودھ نہ جاتا ہے - سائبہ - سانڈ - وصیلہ بکری جو نر و مادہ جنے تو مادہ کو چھوڑ دیتے ہیں - حام - وہ اونٹ جس کی نسل سے ۹ ہو چکیں اس کو پھر چھوڑ دیتے ہیں -

۱۶۳ - ما وجدنا علیہ آباءنا - تعجب ہے - کہ دنیا کے معاملات میں تو باپ دادا کی پیروی نہیں کرتے بلکہ حسب حال تبدیلیاں کر لیتے ہیں - لیکن دین کے لئے یہ بہانہ ہے - کہ خواہ غلطی پر بھی ہمارے آباؤ اجداد ہوں ہم اس پر قایم رہینگے -

۱۶۴ - علیکم انفسکم - یہ کب ؟ حدیث میں ہے - اذا رأیت شحا مطاعا واعجب کل ذی رأی برأیہ وھوی متبعا فعلیکم انفسکم

۱۶۵ - من غیر کم - غیر رشتہ دار یا غیر مسلم

۱۶۶ - اذا حضر احدکم الموت - یہ ایک طریق بتایا ہے کہ مسافرت میں موت آئے - تو مرنے والا دو کے سپرد تو مال کر دے - اور دو گواہ الگ رکھے - کہ میں نے ان دو آدمیوں کے سپرد اتنا مال کیا - پھر وارثوں کو شبہ ہو - تو وہ دو گواہی دے دیں - یہ احتیاط کا طریق بتایا -

۱۶۷ - ما ذا اجبتم قالوا لا علم لنا - اس کے یہ معنی نہیں - کہ نبیوں کو کچھ ہوش نہیں رہے گا - اور وہ کہیں گے کہ ہمیں کچھ علم نہیں - بلکہ اس کے یہ معنے ہیں کہ ہمیں کامل علم نہیں - اے خدا تو ہی علام الغیوب ہے - ہمارا علم تیرے علم کے سامنے کچھ حقیقت نہیں رکھتا ہم تو ظاہر ہی کا علم رکھتے ہیں - وہ بھی ایک حد تک - باقی سب باتیں اور باطن کا حال تو ہی جانے اسے یاد رکھو - کیونکہ بعض (لوگ جب ہم کہتے ہیں - کہ عیسٰی علیہ السلام باوجود دوبارہ آنے کے کیونکر اپنی لاعلمی ظاہر کریں گے -) یہ آیت پیش کیا کرتے ہیں - کہ عیسٰی علیہ السلام بوجہ خوف وعظمت الٰہی لا علم لنا کہ دیں گے - ورنہ علم تو ان کو ہوگا - یہ بالکل غلط ہے رسولوں کا ہوش رہے گا - وجئنا بک علی ھؤلاء شہیدا فرمایا -

۱۶۸ - فانی اعذبہ - بعض لوگ کہتے ہیں - یہ وعید سن کر کہنے لگے - ہم نہیں مائدہ چاہتے - ہمارے شیخ فرماتے تھے - اس سے دنیاوی آسودگی مراد ہے چودی گئی

۱۶۹ - ءانت قلت للناس - مسیح سے یہ سوال نصاریٰ پر حجت ملزمہ کرنے والا اور انہیں متنبہ کرنے کے لئے ...

ہے - اسی لئے مسیح نے جواب تفصیل سے نہایت ادب سے دیا ہے - اور اپنی بریت کی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قرآن شریف اختلاف سے پاک ہے

(مباحثہ فضل حسین صاحب احمدی کے قلم سے)

ہمارے ملکی دوست عیسائی اور آریہ محض اپنی کم فہمی اور قلت تدبر کی وجہ سے قرآن مجید فرقان حمید کے متعلق عموماً یہ اعتراض کیا کرتے ہیں۔ کہ نعوذ باللہ اس میں اختلاف ہے۔ اور یہی ایک بڑی وجہ قرآن کے غیر الہامی ہونے کی ہے۔ اور اس لئے ہم (آریہ عیسائی) قرآن شریف کو ایک سیکنڈ کے لئے بھی الہامی نہیں۔ کہ سکتے

ایسے لایعنی اور فضول اعتراض آریہ اور عیسائی صاحبان کے دل میں ناسمجھی اور بے علمی کی وجہ سے پیدا ہوتے ہیں۔ حقیقتاً ایسے عیوب سے خدا کا پاک کلام قطعی طور سے مبرا و منزہ ہے۔ ہم ہی نہیں بلکہ خود قرآن شریف کا الہام کرنے والا بھی ایسا ہی دعویٰ بایں الفاظ کرتا ہے۔ افلا یتدبرون القرآن ط ولو کان من عند غیر اللہ لوجدوا فیہ اختلافاً کثیراً۔

وہ ان معترض قرآن میں تدبر نہیں کرتے۔ اگر قرآن شریف خدا کی طرف سے نہیں۔ بلکہ اور کسی کا کلام ہوتا۔ تو اس میں ضرور ضرور بہت ہی اختلاف پایا جاتا۔ پس جب خود قرآن کا دعویٰ ہے۔ کہ میں اختلاف سے پاک ہوں۔ تو کون ایسا بیوقوف اور نادان ہے جو اس میں اختلاف بتلائے۔ پس اس قسم کے اعتراض کرنے سے پہلے معترضین کا فرض ہونا چاہیئے۔ کہ وہ قرآن کی تعلیم میں تدبر و تفکر کریں۔ مگر تعصب و پکشپات میں مبتلا ہو کر وہ ایسے ایسے اعتراضات کر بیٹھتے ہیں۔ جن کا جواب دینا ایک مسلم کے لئے ضروری ہو جائے۔ اس لئے ہم اس قسم کے اعتراضات میں سے صرف دو تین اعتراض لے کر اس بے ہودہ اور لایعنی دعویٰ کی قلعی کھول کر بتلاتے ہیں۔ تاکہ ناظرین اسلام کی پاک تعلیم پر بیہودہ اعتراض کرنے والے معترضین کی دیانت داری و حق طلبی ملاحظہ فرمائیں۔

پہلا اختلاف

قرآن میں لکھا ہے۔ کہ سورج اور چاند کو سجدہ مت کرو۔ قرآن پارہ ۲۴۔

اب اس کے خلاف فرشتوں کو خدا خود حکم دیتا ہے۔ کہ تم سب آدم کو سجدہ کرو۔ یہ صریح اختلاف ہے۔

اے یسوعی اور دیانندی دوستو! ہمیں پھر برادرانہ نصیحت کرتے ہیں۔ کہ قرآن پر اعتراض کرنے سے پہلے تدبر و تفکر سے کام لے لیا کرو۔

سنو اور غور سے سنو۔ ہر دو احکام میں قطعاً اختلاف نہیں۔ کیونکہ پہلے حکم میں حقیقی سجدہ مراد ہے۔ جس سے منع کیا گیا۔ اور دوسرے حکم میں سجدہ کے معنی اطاعت کے ہیں۔ پس خدا نے فرشتوں کو یہ حکم نہیں دیا۔ کہ تم آدم کو معبود قرار دے کر پوجو۔ بلکہ یہ کہ اس کی اطاعت و فرمانبرداری کرو۔ پس تمہارا یہ اعتراض محض قلت تدبر کی وجہ سے تھا۔ جو پادر ہوا ہو گیا۔

دوسرا اختلاف

مسلمانوں کو پہلے حکم دیا گیا۔ کہ بیت المقدس کی طرف سجدہ کرو۔ مگر چند سال بعد مکہ قبلہ بنانے کا حکم آ گیا؟

معترضین کو چاہیئے تھا۔ کہ قبل اس کے کہ قرآن سے اختلاف دکھلاتے۔ پہلے ایسے الفاظ تو ڈھونڈ لئے ہوتے۔ کہ جن سے مسلمانوں کو بیت المقدس کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنے کا حکم دیا گیا۔ اگر ایسا کہہ لیا جاتا۔ تو اعتراض کرنے کی نوبت ہی نہ آتی۔ پس جب کہ قرآن شریف میں بیت المقدس کی طرف سجدہ کرنے کا حکم ہی نہیں۔ تو اختلاف کہاں کا؟

تیسرا اختلاف

پارہ ۱۴ سورہ نحل میں لکھا ہے۔ کہ اللہ کے سوا جو معبود (مسیح وغیرہ) بنائے گئے ہیں۔ ان کے معبود کسی چیز کو خلق نہیں کر سکتے۔ کیونکہ وہ خود مخلوق ہیں

اب اس کے خلاف قرآن میں مرقوم ہے۔ کہ عیسائیوں کے معبود یسوع مسیح مردے زندہ کرتے تھے۔"

نادان معترضو! یہ اعتراض بھی تمہاری قلت تدبر کا ثمرہ ہے۔ مسیح کے متعلق جو قرآن میں لکھا ہے۔ کہ وہ مردے زندہ کیا کرتے تھے۔ وہ جسمانی مردے نہیں۔ بلکہ روحانی مردے تھے۔ یعنی ایسے مردے جیسے تم عیسائی آریہ وغیرہ ہو۔ جن میں روحانیت کی ذرا بھی بو نہیں۔ پس جب کہ مسیح روحانی مردے زندہ کرتے تھے۔ تو تمہارا اعتراض ہر دو آیات میں اختلاف ہے۔ کہاں تک اپنے اندر سچائی رکھتا ہے۔

ناظرین! اس قسم کے مزخرفات وژٹلیات ہیں۔ جو آریہ اور عیسائی بیان کیا کرتے ہیں۔ اور اسی قسم کے اختلاف بتلاتے ہوئے قرآن شریف کو غیر الہامی یقین کر لیتے ہیں۔ حالانکہ اگر وہ اپنی اپنی کتابیں بائیبل اور وید وغیرہ کا بغور مطالعہ کریں۔ تو انہیں صریح اور بیّن اختلاف نظر آ جائیں۔

نرخنامہ اشتہارات برائے اخبار فاروق

مدت معہ تعداد اشاعت	ایک کالم	نصف کالم	ثلث کالم	ربع کالم	ثمن کالم
ایک سال ۵۲ مرتبہ	ایکسو روپیہ	۶۰	۴۵	۳۵	۲۵
چھ ماہ ۲۶ مرتبہ	۶۰	۳۵	۲۵	۱۵	۱۲
تین ماہ ۱۳ مرتبہ	۳۵	۲۰	۱۵	۹	۸
ایک ماہ چار مرتبہ	۱۲	۸	۵	۴	۳
ایک بار	۴	۳	۲	۱۸	۱۲

فی سطر ایک بار کے لئے ۴ر اجرت تقسیم ضمیمہ جو ایک ورق کا ہو۔ بالمقطع تین روپیہ اور دو ورق کے لئے پانچ روپیہ بالمقطع۔ سالانہ ششماہی سہ ماہی اجرتیں باقساط ماہوار بھی لی جا سکتی ہیں۔ مگر ماہ کی پیشگی وصول ہوگی۔ کوئی اشتہار بغیر وصولی اجرت پیشگی شائع نہ ہوگا۔ ان اجرتوں میں کوئی کمی نہ ہوگی۔

مینجر فاروق

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مختلف خبریں

قیصر کی حوالگی سے انکار

(ہیگ - ۵ مارچ) اتحادیوں کے نوٹ مورخہ ۱۶ فروری کے جواب میں ہالینڈ کی گورنمنٹ نے قیصر جرمنی کی حوالگی سے انکار کرتے ہوئے اپنے اسی فیصلہ کو بحال رکھا ہے جو ۲۱ جنوری کے نوٹ میں ظاہر کیا گیا تھا ؛

مسئلہ ٹرکی کا تصفیہ

(لندن - ۵ مارچ) معلوم ہوا ہے - کہ یونان کو تھریس پر اقتدار دیا جائے گا - لیکن یہ تجویز کی گئی ہے - کہ ایڈریا نوپل کے مقامات مقدسہ کو ترکوں کے ماتحت رکھا جائے گا - قسطنطنیہ میں ترکوں کی بحالی کے متعلق ہندوستانی خلافت ڈیپوٹیشن مسٹر ایسکوتھ کے پاس ۱۰ مارچ کو حاضر ہونے والا ہے ؛

آئرلینڈ کا امن خطرہ میں

(لندن ۱۴ مارچ) آج دارالعلوم میں مسٹر سیکفرسن نے اس امر کی حمایت کی - کہ ڈیفینس آف ای ریلمز ایکٹ... آئرلینڈ میں ایک سال تک اور نفاذ پذیر رہے - مغربی علاقہ آئرلینڈ کے وفادار لوگوں نے گورنمنٹ سے درخواست کی ہے - کہ ہم کو یہاں سے کسی اور جگہ لے جا کر بسایا جائے کیونکہ ہمارے چاروں طرف خطرہ موجود ہے - آئرلینڈ میں کسی کو شبہ نہیں - کہ شن فینرز نے دو لاکھ آدمی تیار کر رکھے ہیں - جو وفاداروں کو قتل کر سکتے ہیں ؛

جزائر غرب الہند فروخت نہیں کئے جائینگے

(لندن ۸ مارچ) آج پارلیمنٹ میں مسٹر گڈن مرے کے سوال پر کہ آیا یہ خبر صحیح ہے - کہ امریکن کہتے ہیں - کہ امریکہ کے ... قضیہ کے عوض میں برطانیہ جزائر غرب الہند کو امریکہ کے حوالے کر دیا جائے - مسٹر لائڈ جارج نے جواب دیا - گورنمنٹ کا ہرگز یہ ارادہ نہیں ہے - کہ برٹش جزائر غرب الہند کا کوئی حصہ فروخت کیا جائے ؛

عہد نامہ ٹرکی

(لندن - ۲ مارچ) معلوم ہوا ہے - کہ ترکی صلحنامہ کی بحری شرائط کے رو سے ٹرکی محصول جمع کرنے والی کشتیوں کے سوا کوئی بحری بیڑا نہیں رکھ سکے گا - اور صلحنامہ کی مالی دفعات غالباً ہنگری کے صلحنامہ کے مطابق ہونگی - یورپ میں ٹرکی کے علاقہ کو قسطنطنیہ سے پرے تھوڑے فاصلہ تک محدود کر دیا جائے گا

انور پاشا برلن میں

ٹائمز کو برلن سے خبر ملی ہے - کہ انور پاشا بڑے دن سے برلن میں موجود ہے - وہ ہوائی جہاز کے ذریعہ روس کو جانے کا ارادہ رکھتا ہے - اور افغانستان میں شورش پیدا کرنے کے لئے اپنی خدمات سوویٹ گورنمنٹ کے سامنے پیش کرے گا - جمال پاشا بھی برلن میں ہے اور طلعت پاشا بھی جرمنی میں ہی پناہ گزیں ہے ؛

قسطنطنیہ

(لندن - ۶ مارچ) ڈیلی ٹیلیگراف کا بیان ہے - کہ اہم حالت کو مدنظر رکھتے ہوئے گورنمنٹ نے برطانوی بری اور بحری افواج کو قسطنطنیہ پر متصرف ہونے کے حکم دینے کے متعلق فیصلہ کر لیا ہے - فرانس و اٹلی کی گورنمنٹ کو اس کام میں شریک ہونے کے لئے کہا گیا ہے - اور قیاس کیا جاتا ہے - کہ ان ہر دو ممالک کی گورنمنٹیں شرکت عمل پر رضامند ہونگی بیان کیا جاتا ہے - کہ تصرف کے لئے کافی فوج دستیاب ہو سکتی ہے -

واشنگٹن - ۶ مارچ) ٹائمز کو ایک پیغام موصول ہوا ہے - کہ پریزیڈنٹ ولسن قسطنطنیہ میں ترکوں کی بحالی کی تجویز کی مخالفت کرنے والے ہیں ؛

اطلاع - جو خریدار اپنا پتہ تبدیل کرانا چاہیں جلد مفصل صاف پتہ لکھ کر بھیج دیں - تاکہ چٹھے چھپ جائے - منیجر

مخالفین سلسلہ احمدیہ کا رد

علمائے خلف - اس رسالہ میں علماء حال کے ناگفتہ بہ حالات ان کی اپنی تحریروں اور شائع کردہ اشتہاروں سے لکھے گئے ہیں - اور امرتسری ایڈیٹر اہلحدیث کے دس مسلمہ جھوٹ جمع کئے ہیں - اس کا آج تک جواب کسی سے نہ بن سکا اور نہ آئندہ انشاء اللہ بن سکے گا - قیمت ۸ر

ثنائی فرار اور مباہلہ سے انکار - مولوی ثناء اللہ امرتسری کا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مقابلہ میں ہمیشہ مباہلہ سے فرار کرتے رہنے کا امرتسری مذکور کی مسلمہ تحریروں سے دیا گیا ہے - اس کی کوئی تردید امرتسری سے نہ ہو سکی - اور نہ ہو سکتی ہے - قیمت ۴ر

فیصلہ الٰہی اور ثنائی روسیاہی - امرتسری ملّا کے خلاف خدا تعالیٰ کا فیصلہ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کا بیّن ثبوت - لاجواب - قیمت ۴ر

فیصلہ خدائی بر مسلمات ثنائی - حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعوت مباہلہ سے امرتسری کی روگردانی منہ مانگی مہلت پا کر مثیل مسیلمہ کذاب ہونے کا امرتسری کی مسلمات سے ثبوت - قیمت ۴ر

چودھویں صدی کا یہودی - مولوی ثناء اللہ کا احمدیوں کے مقابلہ میں آریہ اور عیسائیوں اور یہودی ہونے کا اپنی قلم و زبان سے اقرار اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صادق ہونے کا امرتسری کی مسلمہ دلیل مندرجہ تفسیر ثنائی سے ثبوت - قیمت ۴ر

النبوۃ خیر الامۃ - امت محمدیہ میں نبی ہونے کا ثبوت قرآن مجید کی مفصل آیات سے اور آیت خاتم النبیین کی لاجواب اور صحیح تفسیر اور اعتراضات مخالفین کا جواب - قیمت ۸ر

ختم نبوت کی حقیقت - احادیث اور اقوال صلحاء و علماء امت سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد امت محمدیہ میں نبی ہونے کا امکان اور مسیح موعود علیہ السلام کی نبوت کا ثبوت - قیمت ۸ر

حق الیقین - آیت خاتم النبیین پر بطرز جدید بحث اور

باہتمام شیخ عبدالرحمن قادیانی پریس ضیاء الاسلام قادیان میں چھپکر ایم حاکم علی صاحب پبلشر نے شائع کیا